بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ اہلیہ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا ذکرِ خیر

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 15 ستمبر 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ جو انسان بھی اس دنیا میں آیا اس نے ایک وقت گزار کر اس دنیا سے رخصت ہو جانا ہے لیکن خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جن کی صرف نیک یادیں ہوتی ہیں جو نافع الناس ہوتے ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی نمونہ ہوتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرنے والے ہوتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنے والے ہوتے ہیں جو خلافت احمدیہ سے حقیقی وفا رکھنے والے ہوتے ہیں جو حقوق العباد کی ادائیگی کی حتی المقدور کوشش کرنے والے ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی ہمہ وقت کوشش کرنے والے ہوتے ہیں جن کے لئے ہر زبان سے صرف تعریفی کلمات ہی نکلتے ہیں اور یوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ان پر جنت واجب ہو جاتی ہے۔

اس وقت میں ایسے ہی ایک وجود کا ذکر کرنے لگا ہوں، یہ ذکر ہے مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ کا جو حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کی بیٹی اور صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی اہلیہ تھیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بہو تھیں۔ یہ رہتی تو قادیان میں تھیں، لیکن گذشتہ دنوں اپنی بیٹیوں کے پاس ربوہ آئی ہوئی تھیں جہاں ۹۶ سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے $\frac{1}{9}$ حصے کی موصیہ تھیں۔

۱۹۵۱ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے آپ کا نکاح صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے ساتھ پڑھایا تھا۔ رخصتانے کے وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کی بجائے، لڑکی والوں کی طرف سے شامل ہوئے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے مرحومہ کو تین بیٹیوں اور ایک بیٹے سے نوازا تھا۔ ایک بیٹی امۃ العلیم صاحبہ اس وقت صدر لجنہ پاکستان ہیں، جو مکرم منصور احمد خان صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کی اہلیہ ہیں۔ دوسری بیٹی امۃ الکریم صاحبہ کیپٹن ماجد صاحب کی اہلیہ ہیں۔ تیسری بیٹی امۃ الرؤوف صاحبہ ڈاکٹر ابراہیم منیب صاحب کی اہلیہ ہیں۔ مرزا کلیم احمد ان کے بیٹے ہیں جو امریکہ میں رہتے ہیں۔

صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب جب اپنی شادی کے وقت پاکستان آئے ہوئے تھے اور ابھی ان کی شادی کو چند دن ہی ہوئے تھے اور آپ اپنی اہلیہ کو قادیان ساتھ لے کر جانے کے لیے کاغذات تیار کروا رہے تھے۔ ایسے میں جیسا کہ پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات میں اتار چڑھاؤ آتا رہتا ہے تو ان دنوں بھی ایسا ہی کھچاؤ پیدا ہو گیا ایسے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا کہ بیوی کے کاغذات تو بنتے رہیں گے تم اسے چھوڑو اور فوری طور پر قادیان واپس چلے جاؤ کیونکہ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کا کوئی فرد ہونا چاہیے۔

فرمایا فوری طور پر جہاز میں سیٹ بُک کرواؤ اور اگر جہاز نہیں ملتا تو بھی تمہارا جانا ضروری ہے خواہ جہاز چارٹر ہی کیوں نہ کروانا پڑے۔ فرمایا اگر تم نے اپنا نمونہ پیش نہ کیا اور قربانی نہ دی تو لوگ کس طرح قربانی دیں گے۔

جہاں یہ قربانی صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی تھی، وہیں امۃ القدوس صاحبہ کی بھی قربانی تھی۔ یہ پتا نہیں تھا کہ کب کاغذات مکمل ہوں گے، حالات کشیدہ تھے، اس سب کے باوجود خلیفہ وقت کا حکم تھا اس لیے بڑی خوشی سے اپنے خاوند کو رخصت کیا اور دین کو دنیا پر مقدم کیا۔

مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ کے کاغذات مکمل ہونے میں تقریباً ایک سال لگا اور جب آپ قادیان جانے لگیں تو آپ فرماتی ہیں کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مجھے ہدایت کی کہ امِ ناصر کے مکان میں رہنا جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کثرت سے قدم پڑے ہیں اور ان کے صحن میں حضور نے درس بھی دیا ہوا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کو یہ بھی نصیحت فرمائی کہ لجنہ کی جماعتوں کو اکٹھا کرنا ہے۔ چنانچہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ نے قادیان جاکر جماعت کی خواتین کو اکٹھا کرنے اور ان سے ہمدردیاں کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے لندن پہنچنے کے بعد پہلے خطبہ جمعہ میں یورپ میں اشاعتِ اسلام کے دو مراکز قائم کرنے کے لیے مالی قربانی کی تحریک کا اعلان فرمایا تو مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ جو صدر لجنہ بھارت تھیں، آپ کی سربراہی میں لجنہ بھارت نے بڑھ چڑھ کر قربانی کی توفیق حاصل کی۔ آپ نے خود بھی اپنا سارا زیور اس تحریک میں پیش کر دیا۔

۱۹۹۱ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ قادیان تشریف لے گئے تو اس موقع پر آپ رحمہ اللہ نے لجنہ قادیان کی مالی قربانیوں کا بڑے دلکش انداز میں ذکر فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ

ہندوستان کی لجنات میں سب کے متعلق تو میں نہیں کہہ سکتا لیکن قادیان کی لجنہ کے متعلق میں کہہ سکتا ہوں کہ مالی قربانی میں یہ بے مثل نمونے دکھانے والی ہے۔

حضرت مصلح موعود نے ان کو جب قادیان بھجوایا تو یہ بھی نصیحت فرمائی تھی کہ لجنہ کی جماعتوں کو اکٹھا کرنا ہے آپ وہاں جاتے ہی پہلے جنرل سیکرٹری قادیان بنی پھر 1955ء میں صدر لجنہ مقامی اور پھر صدر لجنہ بھارت منتخب ہوئیں۔ آپ کی ان خدمات کا عرصہ ۴۶ سال بنتا ہے۔

امۃ القدوس صاحبہ نے قرآن کریم کی بڑی خدمت کی۔ قادیان کی ۲۵۰ بچیوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ بھارت میں جن بچیوں نے ایف اے وغیرہ کیا ہوتا وہ تین تین ماہ کے لیے قادیان آکر رہتیں اور آپ انہیں ترجمہ قرآن پڑھاتیں۔ آپ نے لجنہ کو بڑی محنت سے منظم کیا۔ مہمان نوازی کا بڑا غیر معمولی وصف تھا۔ آپ کی بیٹی کہتی ہیں کہ آپ نے ہمارے ابا کا بڑا ساتھ دیا۔ بڑے غریبانہ حالات تھے، دوپہر میں صرف مونگ کی دال ہوتی تھی، ابا نے دودھ دہی کے لیے ایک بھینس رکھی ہوئی تھی، کوئی مہمان آتا تو جو کچھ میسر ہوتا آپ بلا تکلف پیش کر دیتیں۔

آپ ایک اچھی بیوی تھیں، مشکل حالات میں ساتھ دینے والی تھیں۔ کبھی کوئی مطالبہ نہ کرتیں۔ جو بھی گزارا ملتا خوشی سے اسی میں گزارا کرتیں۔ صفائی پسند، اور بڑی سلیقہ شعار خاتون تھیں۔ آخری عمر میں آپ کی بینائی ختم ہو گئی تھی اور آلے کے ساتھ بڑی مشکل سے شنوائی ممکن ہوتی تھی لیکن اس کے باوجود بڑی خوشی سے زندگی بسر کی۔ جب حال پوچھا جاتا ہمیشہ الحمدللہ کہا کرتیں۔ کوئی بھی تحریک ہوتی خلیفہ وقت کی طرف سے تو پہلا چندہ قادیان میں مرزا وسیم احمد صاحب کی طرف سے اور ان کی اہلیہ کی طرف سے ہوتا تھا۔ ان کی بیٹی کہتی ہیں کہ ہم قرآن کریم پڑھنے میں کوئی غلطی کرتے اور ہماری امی کسی دوسرے کمرے میں ہوتیں تو وہیں سے ہمیں تصحیح کروا دیا کرتی تھیں۔ ایسے لگتا تھا جیسے ان کو قرآن یاد ہو۔

لوگوں کی خوشی میں اور غم کے مواقع پر باوجود بیماری کے ہمیشہ شامل ہوا کرتیں۔ قادیان کی بچیوں کو سلائی سکھاتیں۔ آپ نے قادیان میں سب کے ساتھ مل جل کر رہنے کا ایک کلچر پیدا کر دیا تھا۔

تقسیم ہند کے بعد رتن باغ لاہور اور پھر ربوہ کے کچّے گھروں میں حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کو قرآن کریم اور ملفوظات سنانے کی توفیق ملتی رہی۔ آپ نے اپنا حصہ جائیداد اور وصیت کا چندہ اپنی زندگی میں ادا کر دیا تھا اسی طرح تحریک جدید کے دفتر اول میں شامل تھیں۔ اپنے بچوں کو نماز اوّل وقت میں ادا کرنے کی نصیحت فرماتیں۔

بہت سی بچیوں کو آپ نے پالا۔ ان کی بہترین تربیت کی اور پھر ان کی شادیاں کروائیں۔ زمانہ درویشی میں جبکہ مالی حالات بہت کمزور تھے کسی درویش کی بیٹی کی شادی ہوتی تو آپ اپنا زیور اسے پہننے کے لیے دے آتیں کہ جب تک دل کرے اسے پہنو، پھر کسی دوسری بچی کی شادی ہوتی تو زیور اسے دے دیا جاتا۔

لوگ اپنی امانتیں آپ کے پاس رکھواتے اور آپ بڑی دیانت داری سے سب امانتوں کا خیال رکھتیں۔ بہت سی بچیوں کو سلیقہ شعاری سکھائی، ان کے جہیز تیار کیے، درویشوں کی بیوگان کو عیدی دینے خود جایا کرتیں۔

آپ کے بیٹے کہتے ہیں کہ زیادہ تر مہمان دارالمسیح میں قیام کیا کرتے تھے اور ہماری والدہ گیارہ بارہ سال کے بچوں کو خود ٹریننگ دیتیں کہ کس طرح کمروں میں مہمانوں کی ضروریات کا خیال رکھنا ہے۔ سرکاری عہدے داروں کی بیگمات کو بھی جماعت کا تعارف کروایا کرتی تھیں۔ غربا کا بڑا خیال رکھا کرتیں۔

صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی وفات کے بعد دس سال قادیان میں رہیں۔ پھر جب طبیعت خراب ہونا شروع ہوئی تو ان کی بچیاں انہیں ربوہ علاج کے لئے لے آئیں۔ اس باوجود یہی کہا کرتیں کہ مَیں نے خلیفہ وقت کی اجازت کے بغیر لمبا عرصہ قادیان سے باہر نہیں رہنا۔ مجھے انہوں نے لکھا تھا تو مَیں نے یہی جواب دیا کہ آپ جتنا عرصہ رہنا چاہیں رہ سکتی ہیں۔

بہت سے غیر مسلم بھی آپ کے جنازے میں شامل ہوئے۔ قادیان کے لوگ آپ سے اور آپ قادیان کے لوگوں سے بڑی محبت کرتی تھیں۔ قادیان کی عورتوں کے بڑے خطوط آئے ہیں جنہوں نے بڑی محبت سے آپ کا ذکر کیا ہے اسی طرح قادیان کے پرانے رہنے والوں کی مرد اولادوں نے بھی لکھا ہے کہ انہوں نے ہمیں ایک ماں کی طرح پالا۔

خلافت سے آپ کا بڑا اخلاص کا تعلق تھا۔ عاجزی اور کامل وفا کا جس طرح انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے اظہار کیا تھا وہ تعلق جاری رہا اور مجھ سے بھی وہی تعلق قائم رہا یہ ایک مثال ہے۔ یہاں بھی مجھے ملیں تو انتہائی ادب اور احترام سے 2005ء میں قادیان گیا ہوں تو فکر کے ساتھ مہمان نوازی کی کوشش کی۔ پھر ہر ملاقات پر خوشی ہوتی جو چہرے پر عیاں ہوتی تھی۔ 2005ء میں باوجود طبیعت کی خرابی کے قادیان سے واپسی کے سفر پر دہلی تک آئیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

قادیان کے لوگوں کو انہوں نے جس محبت سے رکھا اللہ تعالیٰ انہیں یہ توفیق دے کہ وہ آپس میں بھی اسی محبت سے رہیں۔ اب قادیان میں خاندان حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا براہِ راست رشتے اور تعلق والا تو کوئی موجود نہیں ہے۔ اللہ کرے کہ ایسے حالات ہو جائیں کہ کوئی وہاں جا سکے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے۔

حضور انور نے مکرم محمد ارشد احمدی صاحب یوکے کا جنازہ حاضر اور مکرم احمد جمال صاحب افریقن امریکن کا جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا اور مرحومین کے اوصاف حمیدہ بھی بیان فرمائے۔ اور بلندیٔ درجات کی دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ أَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔